نشستیں ہیں، ان کا الگ الگ مقام و مرتبہ ہے۔ خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کرام ہم پلہ اور یکساں کیسے ہوسکتے ہیں۔ البتہ اس کے اظہار میں بھی شائستگی ہونی چاہئے۔

کتاب میں تصحیح کا اہتمام ہوا ہے بعض مقامات پھر بھی توجہ طلب ہیں: مثلاً ص۸۴ جاھد ۱۰ ھ میں فتحہ کا اعراب غلطی سے شائع ہوگیا ہے۔

طرز تحریر کی عمدگی کے باعث یہ آپ بیتی بھی اچھی آپ بیتیوں میں جگہ پانے کی مستحق ہے۔

ڈاکٹر منور حسین فلاحی۔

سیرت سلطان ٹیپو شہید

مصنف: محمد الیاس ندوی

ناشر: مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، ندوۃ العلماء پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

طبع اول دسمبر ۱۹۹۶ء، صفحات ۶۰۰، قیمت سو روپے

ہندوستان میں انگریزوں کے بڑھتے ہوئے اقتدار و تسلط پر روک لگانے اور ملک کو ان کے پنجے سے آزادی دلانے کے لیے جدوجہد کرنے حتی کہ جان کی بازی لگا دینے والے حکم رانوں کی کوئی فہرست مرتب کی جائے تو بلاشبہ اس میں سلطنت خداداد کے حکم راں فتح علی ٹیپو سلطان (۱۷۵۰-۹۹ء) کا نام نامی سرفہرست ہوگا۔ اس کی سوانح پر اس کی شہادت کے فوراً بعد ہی سے تصنیفات کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ ان میں سے بعض میں ناول نگاری اور قصہ گوئی کا انداز ہے اور بعض تحقیقی نوعیت کی لکھی گئی ہیں۔ اسی سلسلہ کی تازہ پیش کش زیر تبصرہ کتاب ہے جو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی سرپرستی میں لکھی گئی ہے اور جسے پروفیسر خلیق احمد نظامی اور پروفیسر بی شیخ علی جیسے ممتاز مورخین نے اپنی توثیق و تقریظ سے نوازا ہے۔ اس کتاب کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں سلطان شہید کو عالم و علم دوست اور عدل پرور حکمراں کے ساتھ ساتھ اسلام کے داعی و مبلغ کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ سلطان کی مذہبی رواداری کی بعض مثالیں بیان کرتے ہوئے اگرچہ فاضل مصنف نے لکھا ہے کہ "ان کے سلسلہ میں اسلامی نقطۂ نظر سے بحیثیت ایک مسلم حکمراں سلطان ٹیپو کے لیے اس کے جواز پر بحث کی جاسکتی ہے۔" (ص۴۳۲) لیکن بحیثیت مجموعی یہ کتاب سلطان ٹیپو کو ایک اسلامی حکمراں کے روپ میں پیش کرتی ہے۔

یہ کتاب چھبیس ابواب پر مشتمل ہے۔ ابتدائی سات ابواب تمہیدی ہیں جن میں بارہویں

صدی ہجری/ اٹھارویں صدی عیسوی میں عالم اسلام اور ہندوستان کے سیاسی، مذہبی اور اخلاقی حالات، خطۂ میسور کی تاریخ، ٹیپو کے خاندان اور حیدر علی کے حالات زندگی اور عہد حکمرانی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آٹھ ابواب (باب ۸ تا باب ۱۵) میں ٹیپو سلطان کی ولادت سے وفات تک کے واقعات تاریخی تسلسل کے ساتھ تحریر کیے گئے ہیں۔ آخری دس ابواب تجزیاتی نوعیت کے ہیں جن میں سلطنت خداداد کے غداروں، جاں نثاروں، معاشرتی ترقی، زوال کے اسباب و محرکات اور عالم اسلام اور ہندوستان پر اس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے نیز مختلف حیثیتوں (مثلاً مذہبی رواداری، اسلامی دعوت و تبلیغ، علم پروری، انتظامی صلاحیت اور طبعی اوصاف و خصوصیات وغیرہ) سے سلطان کی شخصیت کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ سلطان شہید کی سیرت کے مطالعہ میں یہ ابواب خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ لیکن ان میں بکثرت تکرار کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔ ایک ہی بات مختلف ابواب کے تحت بار بار کہی گئی ہے۔

فاضل مصنف نے دستیاب مراجع سے استفادہ کرکے یہ کتاب تیار کی ہے اور اپنے نتائج بحث کی تائید میں جا بجا حوالے بھی دیئے ہیں لیکن نامعلوم کیوں انھوں نے حوالہ دینے کا عصری طریقہ اختیار نہیں کیا ہے۔ یعنی پوری کتاب میں کہیں ماخذ کے صفحات نمبر ذکر نہیں کیے ہیں اور فہرست مراجع میں ناشر، مطبع اور سنہ اشاعت وغیرہ کا بھی ذکر نہیں ہے۔

کہیں کہیں تضاد بیانی کا احساس ہوتا ہے۔ مثلاً ص ۲۳۵ پر ہے کہ میر صادق کی غداری پر سلطان ٹیپو کی زندگی ہی میں اس کے ایک وفادار سپاہی نے میر صادق کو تہ تیغ کر دیا تھا۔ لیکن چند صفحات کے بعد ص ۲۳۹ پر سلطان کی شہادت کے آخری لمحات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ میر صادق کے اشارے پر انگریزوں نے سلطان کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا تھا جس سے آخر کار اس کی شہادت ہو گئی۔

باب اول کا عنوان ہے "بارہویں صدی ہجری میں عالم اسلام و ہندوستان کے سیاسی و دینی حالات" لیکن پورے باب میں ہجری سنین کے بجائے عیسوی سنین ذکر کیے ہیں۔ کمپیوٹر کتابت میں تصحیح سے رہ جانے والی بہت سی غلطیوں کی وجہ سے مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کے روایتی معیار پر حرف آتا ہے۔ نوجوان مصنف کی یہ علمی کاوش قابل قدر ہے۔ امید ہے اسے پذیرائی حاصل ہوگی۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

٭٭٭